

افسانہء غرائق

قسط (۳)

ثاقب اکبر

(اس تحقیقی مقالے کا سلسلہ ”المیزان“ کی اشاعت نمبر ۷ سے شروع ہوا اور دوسری قسط المیزان کی اشاعت نمبر ۸، ۹ (جو اکٹھی شائع ہوئی) میں شامل تھی۔ لفظ ”غرائق“ کی لغوی حث کے بعد ہم اس افسانے کو تاریخ طبری سے نقل کر چکے ہیں۔ اس واقعے سے غیر مسلموں اور اسلام دشمنوں نے جس طرح سوء استفادہ کیا اس کی بھی چند مثالیں ذکر کی جا چکی ہیں)

سورہ نجم میں جس مقام پر دوز عومہ شیطانی آیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے سیاق و سباق کا جائزہ لیا جا چکا ہے۔ توحید کے بارے میں اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام کے زور دار موقف کی طرف بھی اشارہ کیا جا چکا ہے۔ ذیل میں ہم قرآن حکیم سے دو آیات مزید نقل کرتے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ کی زبان سے شیطانی کلمات کی ادائیگی خود قرآنی آیات کی روشنی میں محال ہے اور قرآن ایسا وقوع پذیر ہونے کے امکان کی صراحت سے نفی کرتا ہے :

تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ

أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ

یہ عالمین کے رب کا نازل کردہ ہے اور اگر یہ اپنے پاس سے کوئی چیز گھڑ لاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو اسے چالینے والا ہوتا۔

یہ آیت واضح کرتی ہیں کہ حضرت محمدؐ کی کسی آرزو اور تمنا کا کسی آیت میں ہرگز کوئی دخل نہ تھا اگرچہ اس کا کوئی امکان بھی نہ تھا اس کے باوجود قرآن حکیم نے مخالفوں اور دشمنوں کا منہ بند کرنے کے لئے اور ان کے بے سرو پا الزامات اور پروپیگنڈا کا جواب دینے کے لئے یہاں انتہائی سخت لب و لہجہ اختیار کیا ہے۔

یاد رہے کہ سورہ حاقہ مکی ہے اور مشرکین مکہ ہی کی دسیسہ کاریوں کا جواب دے رہی ہے۔

۲. وَأَذِّنْ لِيْ أَيْتَانَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا أَنْتَ بَقْرَانٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدَّلْهُ ط قُلْ مَا يَكُونُ لِيْ أَنْ أَبَدِّلَهُ مِنْ تَلْقَائِيْ نَفْسِيْ ج إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ج إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

عَذَابٌ يَوْمَ عَظِيمٍ ۝

اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیت پڑھی جاتی ہیں تو جنہیں ہم سے ملاقات کی امید نہیں تو وہ کہتے ہیں کہ (اے محمدؐ!) ہمارے لئے اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آیا ہے بدل ڈال۔ کہہ دے کہ میں اپنی طرف سے اسے نہیں بدل سکتا میں تو (صرف) اس وحی کا تابع ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی صورت میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

یہ بھی مکی سورہ ہے جو واضح کرتی ہے کہ رسول اللہ کے دل و دماغ میں یہ امر پوری قوت سے راسخ تھا کہ مجھے اللہ کی طرف صرف اسی آیت کی نسبت دینا ہے جو اس کی جانب سے مجھ پر نازل کی جائے۔ ایسے میں کیسے فرض کیا جاسکتا ہے کہ ان کی زبان سے ان کی ذاتی خواہش کے زور پر کوئی جملہ وحی الہی کے زیر عنوان جاری ہو جائے اور پھر آپؐ کو اس کی خبر بھی نہ ہو اور جبرائیل کو بعد میں اگر متوجہ کرنا پڑے۔

قرآن ہمیشہ سے محفوظ ہے۔

قرآن حکیم میں ایسی بہت سی آیت ہیں جو اس معنی میں صراحت رکھتی ہیں کہ قرآن حکیم میں کوئی کی پیشی ممکن نہیں اور شیطان کسی صورت میں بھی اس کی آیات و الفاظ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلے میں ذیل میں ہم چند ایک آیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

۳. لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ط تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝

باطل اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔ یہ حکمت والے لائق حمد (خدا) کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

اس آیت مجیدہ کے مطابق کسی صورت میں باطل اس قرآن اور اس کی آیات پر اثر انداز نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ نبی کریمؐ کی زبان پر (نعوذ باللہ) آیات کے عنوان سے کچھ الفاظ جاری ہو جائیں اور آپؐ کو خبر بھی نہ ہو۔

۴. سَنُقَرِّئُكَ فَلَا تَنْسِي

ہم تمہیں پڑھائیں گے پھر تم بھولو گے نہیں۔

یہ آیت بھی وحی الہی کے معاملے میں رسول اللہ سے ہر قسم کی بھول چوک کی نفی کرتی ہے۔

۵. اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لِحَافِظُونَ

بے شک ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہ آیت قرآن حکیم کی دائمی حفاظت کے بارے میں ایسی صریح ہے کہ آیات میں کسی قسم کی وقتی یا دائمی دستبرد، کجی، انحراف یا القائے شیطانی کے خیال باطل کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

روایت کا ایک جائزہ۔ تاریخی حوالے سے

۱۔ سورہ نجم کی تلاوت کے دوران میں مذکورہ واقعے کے راوی محمد بن قیس، محمد بن کعب قرظی، عروہ بن زبیر، ابو صالح، ابو العالیہ، سعید بن جبیر، ضحاک، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث، قتادہ، مجاہد، سدی، ابن شہاب، زبیری اور ابن عباس ہیں۔ ان میں سے ابن عباس کے سوا کوئی صحابی نہیں اور ابن عباس رسول اللہ کی وفات کے وقت بھی ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ گویا یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ اس روایت کا کوئی راوی نہ فقط واقعے میں موجود نہ تھا بلکہ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

۲۔ جیسا کہ طبری کی روایت میں ہے اور دیگر مقامات پر بھی آیا ہے کہ یہ خبر حبشہ تک جا پہنچی کہ مسلمانوں اور مشرکوں میں مذکورہ واقعے کے نتیجے میں صلح و صفائی عمل میں آگئی ہے۔ لہذا مکہ میں حالات سازگار ہو گئے ہیں۔ اس بناء پر وہ مسلمان جو حبشہ میں مہاجر کی حیثیت سے تھے ان میں سے ایک گروہ واپس آگیا۔ تاریخی شہادت کے مطابق ہجرت حبشہ کا واقعہ رجب ۵ ہجری کا ہے اور صلح و صفائی کی غلط خبر سن کر چند مسلمانوں کے واپس آجانے کا واقعہ تین ماہ بعد کا ہے جبکہ کہا یہ جاتا ہے کہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱

(۳) آنحضرتؐ کے ملال کو رفع کرنے کے لئے تسلی نو سال بعد نازل ہوئی۔ نیز تسلی والی آیت ہی مذکورہ جملوں کی تفسیح کی خبر لائی۔

ایسے ہی موقع پر کہتے ہیں کہ دروغ گور حافظہ نباشد۔ اسے تاریخ سازوں کی ابو العجیبوں ہی کا ایک شاہکار قرار دیا جاسکتا ہے۔

ہمیں تو حیرت اُن سادہ اندیش مسلمان مؤرخین، محدثین اور مفسرین پر ہوتی ہے جو منقول روایتوں کے لفظوں اور ظواہر پر مرے جاتے ہیں۔

۳۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تمام آیات نازل تو یکے بعد دیگرے اسی زمانے میں ہوئیں لیکن انہیں بعد ازاں مختلف سورتوں میں شامل کر لیا گیا تو ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ ذرا اپنی اسرائیلی کی مذکورہ آیات اور سورہ حج کی مشار الہا آیت کو موجودہ مقام سے جدا کر کے سورہ کی تلاوت کریں انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ ان آیات کے لئے مناسب ترین مقام یہی ہے جہاں پر اس وقت موجود ہیں اور سورہ نجم میں یا اس کے فوراً بعد نازل ہونیوالی کسی سورت کے سیاق و سباق سے یہ آیات ہم آہنگ نہیں ہیں۔

سورہ حج کی مذکورہ آیت کا جائزہ

جیسا کہ گذشتہ احاث، خاص طور پر طبری کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے، کہا یہ جاتا ہے کہ سورہ حج کی آیت ۵۲، آیات غرانیق کی تفسیح کے طور پر نازل ہوئی۔ نیز اس سے رسول کریمؐ کو تسلی دینا بھی مقصود تھا۔ ہم اس حوالے سے مندرجہ ذیل پہلوؤں کا جائزہ لیں گے۔

- (۱) آیت کا سیاق و سباق ہمیں اس کا کیا مفہوم اخذ کرنے میں معاونت کرتا ہے؟
- (۲) کیا اس ماخوذ مفہوم سے ہم آہنگ دیگر آیات بھی قرآن حکیم میں موجود ہیں؟
- (۳) اس آیت کی تفسیر میں افسانہ غرانیق سے متاثر قدامت اور متاخرین کی چند مثالیں
- (۴) اس آیت کو افسانہ غرانیق سے لا تعلق قرار دینے والے قدامت اور متاخرین مفسرین کی چند

مثالیں

اس سلسلے میں ہم شیطانی آیات والے مزعمومہ واقعے اور زیر نظر آیت کے زمان نزول کے اختلاف کے حوالے سے پہلے ہی اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔

سیاق و سباق پر ایک نظر :

..... وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
الْجَحِيمِ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا
إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أَمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي
الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَتَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ . لِيَجْعَلَ مَا
يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ
قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ . وَ لِيَعْلَمَ الَّذِينَ
أَوْتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ، فَتُخْبِتَ لَهُ
قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ . وَلَا
يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَقِيمٍ (٦)

اور جو ہمیں ناکام کرنے کے لئے ہماری آیتوں (کی تردید) کے لئے کوشش کرتے
رہے وہ لوگ دوزخی ہیں اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا
کہ جس نے کچھ چاہا ہو تو شیطان نے اُس کی تمنا میں (کوئی رخ نہ ڈال دیا
ہو) لیکن پھر اللہ اپنی آیتوں کو محکم کر دیتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے (یہ جو
کچھ ہو رہا ہوتا ہے) اس لئے ہے تاکہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے
دل سخت ہیں ان کے لئے شیطان کا ڈالا ہوا (ظلم اور وسوسہ آزماتش) قرار پائے اور
ظالم تو مخالفت میں بہت دور نکل جاتے ہیں اور (اس کا دوسرا) مقصد یہ ہے کہ علم
کے حامل لوگ جان لیں کہ یہ (آیات) تیرے رب کی طرف سے حق ہیں پس (یہ
جانتے ہوئے) وہ اس پر ایمان لے آئیں اور اس کے سامنے ان کے دل ٹھک
جائیں اور یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو سیدھے راستے کی راہنمائی کرنے والا ہے
اور کافر تو اس کے بارے میں ہمیشہ شک میں ہی مبتلا رہیں گے مگر یہ کہ ان پر اچانک
(قیامت کی) ساعت آپہنچے پھر منحوس دن کا عذاب۔

ان آیات سے ما قبل کی آیات بھی زیر بحث موضوع کے لحاظ سے اہمیت رکھتی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ

پہلی قوموں نے بھی انبیاء کو جھٹلایا اور اس تکذیب کے نتیجے میں وہ قومیں عذاب الہی کی سزاوار ٹھہریں۔ ان قوموں پر عذاب کے آثار ابھی تک موجود ہیں جن سے ان آیات کے مخاطب لوگوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ اب ان آیات میں مزید فرمایا گیا ہے کہ لوگ آیات الہی کے بارے میں شک و شبہ پھیلانے میں مصروف ہیں۔ وہ ان آیات کو جھٹلانے اور غلط ثابت کرنے کے درپے ہیں اور یہ پہلی مرتبہ نہیں ہوا کہ کسی نبی کو ناکام یا عاجز کرنے کے لئے ایسے ہتھکنڈے اختیار کیے جا رہے ہوں۔ جیسا کہ پہلے مثالوں کے ذریعے بیان کیا جا چکا ہے ہر نبی کی تبلیغی مساعی اور لوگوں کے راہ حق پر آجانے کی تمنا کے راستے میں روڑے اٹکانے اور اس کے پیغام بر حق کے بارے میں دوسوے پیدا کرنے کی شیطانی کاوشیں کی گئیں لیکن اللہ اپنی آیتوں کو محکم کر دیتا ہے اور حق کو دلائل و براہین سے اس طرح سے واضح کر دیتا ہے کہ سب لوگوں پر حجت بہر حال قائم ہو جاتی ہے۔ البتہ شیطانی فریب کاریوں کا یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ ہمارا ذہنیت کے حامل اور سخت دل لوگ چھٹ کر اور نمایاں ہو کر الگ ہو جاتے ہیں اور سچائی کے متلاشی علم و دانائی کے حامل مزید یقین کی دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں اور ان کے دل حق کے سامنے جھک جاتے ہیں۔ اس سارے پس منظر میں یہ امر محکم ہو کر سامنے آجاتا ہے کہ جو اندر سے کھوٹے اور بیمار ہیں وہ شک کی وادی میں بھٹتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ دن آپہنچے جب حق و صداقت کے پرچم گڑ جائیں گے، سب کچھ محسوس و مشہود طور پر سامنے آجائے گا اور شیطانی دیسہ کاریاں طشت ازبام ہو جائیں گی لیکن لوٹ آنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ بدینتی اور بد عملی اپنے قبیح انجام کو پہنچے گی۔ اس لحاظ سے یہ دن بانجھ ہوگا کہ پھر خیر کی کوئی آرزو شمر آو نہ ہوگی اور سچ نکلنے کے تمام راستے بند ہو جائیں گے۔ گویا یہ ایسے لوگوں کے لئے بڑا منحوس دن ہوگا۔

زیر بحث آیت میں موجود الفاظ کا کوئی بھی لغوی معنی فرض کر لیا جائے تو مذکورہ مفہوم ہی سیاق و سباق سے

ہم آہنگ دکھائی دے گا۔ مثلاً

تمنی: اس کا معنی المعجم الوسیط (ج ۲، ص ۸۸۹) میں یوں بیان کیا گیا ہے:

تَمَنَّى الشَّيْءَ إِذَا قَدَّرَهُ، وَأَحَبَّ أَنْ يَصِيرَ إِلَيْهِ (۷)

یعنی کسی چیز کی "تمنی" سے مراد کسی چیز کو چاہنا اور اس تک پہنچنے کی آرزو کرنا۔

اس معنی کے لحاظ سے یہ اردو لفظ "تمنا" ہی کے ہم معنی ہے۔

بعض اہل لغت نے اس کا ایک معنی "تلاوت" بھی بیان کیا ہے۔

پہلے معنی کے لحاظ سے تو ہم نے سطور بالا میں عبارت لکھی ہے تاہم دوسرا معنی بھی مراد لے لیا جائے تو

اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کوئی رسول اور نبی نہیں آیا جس نے حکم الہی پڑھا اور سنایا ہو تو شیطان نے اس کے اس پڑھنے، پیغام حق تعالیٰ لوگوں تک پہنچانے اور دعوت الی الحق کے عمل میں رخنہ اندازی کی کوشش نہ کی ہو۔
اب ہم یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ سیاق و سباق کے پیش نظر کیا اس آیت کا یہ منہموم اخذ کیا جاسکتا ہے کہ (نعوذ باللہ)

اے رسول! اب آپ طول نہ ہوں آپ کی زبان پر بتوں کی تعریف میں جو جملے جاری ہوئے تاکہ انہیں سن کر آپ کے خاندان والے (اہل قریش) ایمان لے آئیں، یہ شیطان نے آپ کی اس تمنا سے سوئے استفادہ کرتے ہوئے جاری کر دیا ہے تھے پس اللہ نے شیطانی جملوں کو منسوخ کر دیا ہے اور اپنی آیتوں کو محکم کر دیا ہے (خاکم بدھن)۔
یعنی کہاں تو یہ بات ہو رہی تھی کہ پہلی قوموں میں بھی انبیاء کی تکذیب کرنے والے ہوئے ہیں اور اللہ نے انہیں بھی سخت سزائیں دی ہیں اور جو لوگ اللہ کی آیات کو ناکام کرنے کے درپے ہیں وہ کچے جنسی ہیں۔
اور اس کے بعد یہ کہا جائے کہ پہلے نبیوں کو بھی شیطان نے بھکا دیا (نعوذ باللہ) اور اسی نے آپ کی زبان سے بتوں کی تعریف نکلوادی (پناہ خدا)۔

پھر اس کے بعد یہ کہا جائے کہ شیطانی کارستانی بصر دل اور سخت دل لوگوں کے لیے آزمائش ہے اور اہل ایمان جانتے ہیں کہ اللہ کی آیات حق ہیں۔

جبکہ مذکورہ واقعے میں تو کہا گیا ہے کہ شیطانی آیات کو قرآنی آیات کے ساتھ سن کر مشرک بھی سجدہ ریز ہو گئے اور خوش ہو گئے اور مومن بھی اسے اللہ کی آیات سمجھ کر جھک گئے اور انہیں منزل من اللہ سمجھتے ہوئے ایمان لے آئے۔ چونکہ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے نبی کی زبان سے سنا تھا۔
اس پس منظر کا قرآن کے اس جملے سے کیا تعلق بنتا ہے :

”وَلْيَعْلَمَ الَّذِينَ آؤنُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ“

تاکہ اہل علم جان لیں کہ یہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے لہذا وہ اس پر ایمان لے آئیں۔

اس سے یہ امر صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ سورہ حج کی آیت نمبر ۵۲ کا افسانہ غرائبق سے ہرگز کوئی ربط نہیں اور وہ اپنے موجودہ سیاق و سباق میں ایک واضح اور متعین منہموم رکھتی ہے اور درحقیقت رسول اللہ اور اہل ایمان کو شیطان کی فریب کاریوں سے خبردار کرتے ہوئے انہیں یقین دلاتی ہے کہ شیطانی سازشیں اور اہل ایمان کو صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کا الہی سلسلہ جاری رہے گا اور آخرت کا عذاب شک و تردد میں مبتلا اور شک و تردد پھیلانے والے کافرین سے ملحق ہو کر رہے گا۔

حواشی

- (۱) القرآن : حاقہ۔ ۳۷۳ تا ۳۷۷
- (۲) القرآن : یونس۔ ۱۵
- (۳) القرآن : فصلت۔ ۳۲
- (۴) القرآن : الاعلیٰ۔ ۶
- (۵) القرآن : حجر۔ ۹
- (۶) القرآن : حج۔ ۵۱ تا ۵۵
- (۷) المعجم الوسیط: ج ۲، ص ۸۸۹، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت

☆☆☆

ملامت مدح کے انداز میں

احمد بن خالد سے کسی نے کہا۔ خدا نے جو کچھ تجھے دیا ہے وہ اپنے محبوب رسول اکرم کو بھی عطا نہ کیا احمد طیش میں آکر اس شخص سے کہنے لگا ”اے بے وقوف یہ کیا کہہ رہے ہو وہ کوئی چیز ہے جس سے خدا نے مجھے نوازا ہے لیکن اپنے محبوب کو اس سے محروم رکھا“ اس شخص نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کی ”وَلَوْ كُنْتَ فَطًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَأَنْفَضُوْا مِنْ حَوْلِكَ“ (آل عمران ۱۵۹) ”اور تم اگر بد مزاج اور سخت دل ہوتے، تو یہ لوگ تمہارے گرد سے تتر بتر ہو گئے ہوتے“ اور کہنے لگا لیکن ہم تیری بد مزاجی و سنگدلی کے باوجود اب تک تجھ سے جدا نہیں ہوئے۔“